عدت میں کیے جانے والے نکاح کا حکم

فتوی نمبر: WAT-812

تاریخ اجراء: 16 شوال المکرم 1443ھ/18 مئی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عدت میں نکاح کرنا حرام ہے تو اگر کسی نے نکاح کر لیا تو کیا نکاح ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عدت میں نکاح کرنا سخت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے بلکہ عدت میں تو نکاح کا پیغام دینا حرام و گناہ ہے۔ اگر کسی نے عدت میں نکاح کیا تو اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ:

اگر مرد کو نکاح کے وقت عورت کا عدت میں ہونا معلوم تھا تو یہ نکاح باطل ہوا یہاں تک کہ اگر میاں بیوی والے معاملات یعنی ہمبستری بھی ہوئی تو یہ زنا ہوا اور اس دوسرے نکاح کی کوئی عدت نہیں، اور اس میں متارکہ کی بھی ضرورت نہیں فوراً ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اور پہلے شوہر کی اگر ابھی عدت باقی ہے تو عورت اسے گزار کر اس دوسرے سے یا کسی اور سے نکاح کر سکے گی اور اگر پہلے شوہر کی عدت ختم ہو گئی ہے تو فوراً اس دوسرے سے یا کسی اور سے نکاح کر سکتی ہے۔

اور اگر عدت میں ہونا معلوم نہیں تھا تو یہ نکاح فاسد ہوا، اس صورت میں اگر ہمبستری نہیں ہوئی تو اس صورت میں بھی دوسرے نکاح کی کوئی عدت نہیں اور متارکہ ضروری ہے، خواہ دوسرے کی موجودگی میں کرے یا غیر موجودگی میں (یعنی شوہر کا عورت کے متعلق کہنا کہ میں نے تجھے یا اسے چھوڑ دیا، یا عورت کا مرد کے متعلق کہنا کہ میں تجھ سے یا اس سے جدا ہو گئی۔) اور متارکہ کے بعد وہی احکام ہوں گے جو اوپر مذکور ہوئے کہ پہلے شوہر کی اگر ابھی عدت باقی ہے تو اسے گزار کر عورت اس دوسرے سے یا کسی اور سے نکاح کر سکے گی اور اگر پہلے شوہر کی عدت ختم ہو گئی ہے تو فوراً اس دوسرے سے یا کسی اور سے نکاح کر سکتی ہے۔

اور اگر ہمبستری ہوئی تھی تو آگے کسی اور سے نکاح کے لیے عدت لازم ہو گی اور اس صورت میں بھی متارکہ ضروری ہو گا، خواہ دوسرے کی موجودگی میں کرے یا غیر موجودگی میں (یعنی شوہر کا عورت کے متعلق کہنا کہ میں نے تجھے یا

اسے چھوڑ دیا، یا عورت کا مرد کے متعلق کہنا کہ میں تجھ سے یا اس سے جدا ہو گئی۔) اور اس کے بعد عورت عدت گزار کر آگے کسی اور سے نکاح کر سکے گی۔

اور اس صورت میں اگر اس دوسرے کے ساتھ ہی نکاح کرنا چاہے کہ جس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا تھا تو اگر پہلے شوہر کی عدت باقی ہے تو متارکہ کے بعد وہ عدت گزار کر اس سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر پہلے شوہر کی عدت ختم ہو گئی تو ابھی فوراً اس سے نکاح کر سکتی ہے۔

در مختار میں نکاح فاسد کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "وهو الذی فقد شرطا من شرائط الصحة کشهود" ترجمہ: اور یہ وہ نکاح ہے، جس میں صحت نکاح کی شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو مثلاً گواہوں کا ہونا۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے" ومثله۔۔۔نکاح المعتدة۔۔۔بحر۔۔۔۔أما نکاح منکوحة الغیر ومعتدته فالدخول فیه لا یوجب العدة إن علم أنها للغیر لأنه لم یقل أحد بجوازه فلم ینعقد أصلا۔۔۔۔اه۔۔۔۔ وعلی هذا فیقید قول البحر هنا ونکاح المعتدة بما إذا لم یعلم بأنها معتدة "ترجمہ: اور ایسے ہی معتدہ کا نکاح بھی نکاح فاسد ہے، یہ مسئلہ بحر میں مذکور ہے۔ بہر حال دوسرے کی منکوحہ اور اس کی معتدہ سے نکاح کر کے دخول کیا تو اس سے عدت لازم نہیں ہو گی اگر اسے معلوم ہو کہ یہ دوسرے کی ہے کیونکہ کسی نے بھی اس کے جواز کا قول نہیں کیا تو یہ سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا۔ اور اس بنا پر بحر کا جو مسئلہ ہے کہ معتدہ کا نکاح فاسد ہے اسے اس صورت کے ساتھ مقید کیا جائے گا جبکہ اسے معتدہ ہونا معلوم نہ ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، ج 04، ص 266، دار المعرفة، بیروت)

در مختار میں نکاح فاسد کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا: "(و) یثبت (لکل واحد منهما فسخه ولو بغیر محضر عن صاحبه دخل بها أو لا) في الأصح "ترجمہ: اور مرد و عورت میں سے ہر ایک کو فاسد نکاح ختم کرنے کا اختیار ہوتا ہے اگرچہ دوسرے کی غیر موجودگی میں کرے، عورت کے ساتھ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا، اصح قول کے مطابق۔

فتاوی رضویہ میں ہے "اگر بکر نے یہ جان بوجھ کر کہ ابھی عورت عدت میں ہے اس سے نکاح کر لیا تھا جب تو وہ نکاح نکاح ہی نہ ہوا زنا ہوا، تو اس کے لئے اصلاً عدت نہیں اگرچہ بکر نے صدہا بار عورت سے جماع کیا ہو کہ زنا کا پانی شرع میں کچھ عزت و وقعت نہیں رکھتا عورت کو اختیار ہے جب چاہے نکاح کر لے۔ اور اگر بکر نے انجانی میں نکاح کیا

تو یہ دیکھیں گے کہ اس چار برس میں اس نے عورت سے کبھی جماع کیا ہے یا نہیں، اگر کبھی نہ کیا تو بھی عدت نہیں، بکر کے چھوڑتے ہی فوراً جس سے چاہے نکاح کرلے، اور جو ایک بار بھی جماع کرچکا ہے تو جس دن بکر نے چھوڑا اس دن سے عورت پر عدت واجب ہوئی جب تک اس کی عدت سے نہ نکلے دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی، اور عدت طلاق کی چار مہینے دس دن نہیں یہ عدت موت کی ہے، طلاق کی عدت تین حیض کامل ہیں یعنی بعد طلاق کے ایک نیا حیض آئے، پھر دوسرا، پھر تیسرا، جب یہ تیسرا ختم ہوگا اس وقت عدت سے نکلے گی اور اسے جس سے چاہے نکاح کرنا روا ہوگا

(فتاوی رضویہ، ج 13، ص 303،302، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے" اگر اس دوسرے شخص کو وقت نکاح معلوم تھا کہ عورت ہنوز عدت میں ہے یہ جان کر اس سے نکاح کرلیا جب تو وہ زنائے محض تھا عدت کی کچھ حاجت نہیں نہ طلاق کی ضرورت بلکہ ابھی جس سے چاہے نکاح کرے جبکہ شوہر اول کی عدت گزر چکی ہو اور اگر اسے عورت کا عدت میں ہونا معلوم نہ تھا تو طلاق کی اب حاجت نہیں مگر متارکہ ضرور ہے یعنی شوہر کا عورت سے کہنا کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا یا عورت کا اس سے کہہ دینا کہ میں تجھ سے جدا ہوگئی، اس کے بعد عدت بیٹھے عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔" (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 423، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی عطاری

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net